ہیں۔ انھوں نے اپنی زندگی کا خاصا حصّہ مغربی معاشرے کو سمجھنے سمجھانے میں گزارا ہے۔ چنانچہ ان کا خیال ہے کہ ۱۱ستمبر کے واقعات کی سائنسی بنیادوں پر تحقیقات نہیں کی گئیں۔ کتاب کے ۳۸ ابواب میں امریکا اور اتحادی ممالک کی توسیع پسندانہ پالیسیاں، دہشت گردی کے مختلف اسلوب اور اس کے اسباب، مسلم دنیا کے مصائب اور تضادات وغیرہ جیسے موضوعات تفصیل سے زیربحث آئے ہیں۔ جہاد، اسامہ بن لادن، بنیاد پرستی، ڈینیل پرل قتل کیس، نیز اسلامی اور مغربی تہذیبوں کے حوالے سے بھی کتاب میں گفتگو کی گئی ہے۔

مصنف کا خیال ہے کہ دہشت گردی کے خاتمے کی خودساختہ کوششوں میں عالمی استعمار اس قدر زیادتیاں کرچکا ہے کہ نیویارک کے جڑواں میناروں کا سانحہ بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ مسلم دنیا کو درپیش مشکلات کا احاطہ کرتے ہوئے مصنف نے دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ غربت، تعلیم کا فقدان اور سیاسی اداروں کے عدمِ استحکام نے مسلم دنیا کو اس حالت تک پہنچادیا ہے کہ اُن کی حیثیت خوف زدہ بھیڑوں کی سی ہوگئی ہے۔ جنگل کا ہر خونخوار اُن کے خون کا پیاسا ہوچکا ہے اور اُن کے لیے کوئی خطہ محفوظ نہیں ہے۔

مصنف نے سید قطبؒ اور سید مودودیؒ کے حوالے سے کہا ہے کہ ان مفکرین نے تشدد کی ہرقسم کی مخالفت کی لیکن اسرائیل ہرقسم کے ظالمانہ ہتھکنڈے روا رکھے ہوئے ہے۔ اقبال حسین کا خیال درست ہے کہ واشنگٹن کے پالیسی ساز ادارے، دانش ور اور عوام الناس اپنی حکومت کو سمجھائیں کہ وہ اپنی ہمہ پہلو قوت کے استعمال سے پہلے ہزار بار سوچے ورنہ ردعمل میں ایسے واقعات رونما ہوسکتے ہیں کہ نائن الیون کا سانحہ گرد میں چھپ جائے گا۔ (محمد ایوب منیر)

اسلام میں تصورِ جہاد۔ حافظ مبشر حسین لاہوری۔ ملنے کا پتا: مکھن پورہ، مکان نمبر۱۱، گلی نمبر۲۱، نزد مکہ مسجد، شادباغ، لاہور۔ صفحات: ۴۷۷۔ قیمت: درج نہیں۔

جہاد مسلمانوں کے مذہبی تشخص اور ملّی بقا کا ضامن ہے۔ اس رکن عظیم کی فرضیت و اہمیّت کے بارے میں قرآن وسنت میں بدیہی احکامات موجود ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام مخالف قوتوں کے غلبہ واستیلا کے خلاف سب سے بڑی مزاحم قوت مسلمانوں کا جذبۂ جہاد ہی رہا ہے۔